© rasailojaraid.com

آپ نے علما سے اجازت مانگی ہے۔ میرے خیال میں اگر آپ مطالعہ فرمائیں تو حدیث اور فقہ کی ہر کتاب کا آغاز ہی ان مسائل سے ہوتا ہے جن کا تعلق ایمان، طہارت و پاکیزگی سے ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کتب کے اسلوب کو دورِ جدید کے مطالبات کی مناسبت سے مزید سہل بنایا جائے اور ادب، شرم و حیا کے ساتھ ان معاملات پر بات کی جائے جو بچوں اور نوجوانوں کی ذہنی، روحانی اور جسمانی صحت کے لیے ضروری ہیں اور جن پر قرآن و حدیث اور فقہ نے خود توجہ دی ہے۔ (ا - ا)

تربیت اولاد کے لیے قوت کا استعمال

س: گرمیوں کی تعطیلات میں بالخصوص اور سال بھر عموماً مختلف عمروں اور جماعتوں کے بچوں کو پڑھاتا ہوں۔ حضرت انسؓ کے سلسلے میں روایات میں آتا ہے کہ رسولؐ اللہ کی خدمت میں وہ جتنا عرصہ بھی رہے۔ آپؐ نے کبھی ان کی مذمت نہیں کی اور نہ سزا دی، سرعام کبھی سرزنش نہیں کی کہ یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہیں کیا۔ ادھر تعلیم میں یہ معاملہ ہے کہ غیر حاضری سے تعلیم کا تسلسل ٹوٹتا ہے جو استاد اور شاگرد اور ہم جماعت طلبہ کے لیے پریشانیوں کا سبب ہے۔ اسی طرح ہوم ورک کے کرنے اور نہ کرنے سے بڑا فرق پڑتا ہے۔ پھر ٹیسٹ سسٹم ہے۔ اب ان معاملات میں مختلف سزائیں نافذ نہیں کی جاتیں تو کام کرنے والے بچوں کی نفسیات پر اس کا واضح اثر پڑتا ہے۔ بچپن ناسمجھی کا دور ہوتا ہے اور کھیل کود اور دیگر مشاغل کی طرف توجہ مبذول رہتی ہے۔ سزا کے بغیر فہمایش تو کم ہی کام کرتی ہے۔ والدین کی طرف سے الگ شکایات کہ پڑھایا نہیں جاتا۔ بچوں کو سزا بھی دیتا ہوں اور ڈرتا بھی رہتا ہوں۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ والد کو اولاد کی تادیب کے لیے ہاتھ میں لکڑی رکھنی چاہیے۔ کیا استاد بھی اس سلسلے میں کسی قسم کا اختیار رکھتا ہے؟ اور وہ بچوں کی تعلیمی کارکردگی برقرار رکھنے اور اُن کی استعداد میں اضافے کے لیے کس حد تک جاسکتا ہے۔

ج: کسی بات کی اجازت ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اسے لازماً کیا جائے۔ حضرت انسؓ ۱۰ سال کی عمر میں حضور نبی کریمؐ کے خادم کی حیثیت سے گھر کے افراد میں شامل ہوئے اور ۱۰ سال تک آپؐ کی خدمت کرتے رہے۔ اس عہد میں ایسے واقعات بھی ہوئے جن میں ان کے ہاتھ سے کوئی برتن ٹوٹا لیکن ایسے مواقع پر ہاتھ کے استعمال کی جگہ آپؐ نے ام المومنین سیدہ عائشہؓ کو متوجہ فرمایا کہ وہ درگزر فرمائیں۔ اس سب کے باوجود حدیث میں صاف ذکر آتا ہے کہ اپنے بچے کو سات سال کی عمر سے تعلیم و تربیت دی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جائے اور ۱۰ سال کے بعد اگر نماز نہ پڑھے تو تادیب کی جائے۔ اس لیے یہ بات تو شبہے سے بالاتر ہے کہ والدین کو تادیب کا حق دیا گیا ہے اور کوئی بچہ اس بنا پر ان کے خلاف مقدمہ نہیں کرسکتا کہ انھوں نے اس پر قوت کا استعمال کیا ہے لیکن خود والدین سے کس قسم کا کردار متوقع ہے، اس پر تفصیلی بات کی ضرورت نہیں۔ اگر ۱۰ سال میں حضرت انسؓ نے اُف تک نہ سنا تو ایک باپ، استاد یا بڑا بھائی ایک بچے کو کس طرح لکڑی یا ہاتھ سے مار کر زخمی کرسکتا ہے!

اسلام میں ایک حق کا ہونا اور اس حق کی لفظی پیروی کرتے ہوئے شدت سے استعمال کرنا، دو بالکل مختلف چیزیں ہیں۔ (ا-ا)

غیر قانونی حق کا استعمال

س: ہمارے ہوسٹلوں میں ایک طلبہ تنظیم نے کافی کمروں پر قبضہ کر رکھا ہے جو کہ ان کا حق نہیں۔ دین میں اس بارے میں کیا حکم ہے؟ داعی کا کردار ہر دھبے سے پاک ہونا ضروری ہے۔ ان کے اس عمل سے بہتری کے بجائے بگاڑ پیدا ہو رہا ہے۔ اس کی بہتری کی کیا صورت ہے؟

ج: آپ کے سوال کا تعلق جامعات میں اقامت گاہوں کے استعمال سے متعلق ہے۔ ہوسٹل کا دعوتی استعمال ایک مطلوب عمل ہے لیکن ہوسٹل پر بغیر کسی قانونی حق کے قابض ہو جانا ہر لحاظ سے غلط ہے۔ ان تحریکات کے لیے جو خود کو اصلاحی، دعوتی اور تعلیمی تحریکات کہتی ہوں ایسا کرنا مزید قابلِ اعتراض ہے۔ تحریکِ اسلامی کے کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ اعلیٰ اسلامی کردار کا نمونہ پیش کریں، نہ کسی کا حق ماریں اور نہ ناجائز قبضے کے مرتکب ہوں۔ اس کی اصلاح کی طرف فوری طور پر توجہ کرنی چاہیے، مقامی اور مرکزی نظم کو اس سلسلے میں مناسب ہدایات جاری کرنی چاہییں۔ (ا-ا)

فریضہ حج ادا کر کے آنے والوں کے لیے

حج کارڈ

قیمت: -/6

ایک بامعنی پیغام ——— ایک خوب صورت ہدیہ

نقد یا ڈرافٹ کے ساتھ آرڈر دیجیے

وی پی کی سہولت بھی موجود ہے

منشورات، ملتان روڈ، لاہور- فون: 5425356 فیکس: 7832194

ای-میل: manshurat@hotmail.com

© rasailojaraid.com